بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے
جلد ۶۹/۳۴ | ۷ صفر ۱۴۰۱ھ ۔ ۱۶ فتح ۱۳۵۹ ہش ۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۸۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ فتح / دسمبر ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی ہرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی تکلیف ہے۔

احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ بہت ہی برکتوں اور رحمتوں والا ہمارا خدا ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ کو جلد تر ہر طرح سے مکمل اور کامل صحت یابی عطا کرے۔ آپ کے مقاصد دینیہ میں روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ اور ہر گام پر آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب کرام التزام سے دعاؤں میں مشغول رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور لمبی بابرکت عمر عطا کرے۔ آمین

• الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیز حافظ رشید احمد صاحب کو مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۸۰ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام خالدہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔ اور ہم سب کے لئے قرۃ العین ہو۔ عزیزہ مکرم حکیم محمد الدین صاحب فاضل درویش ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی نواسی ہے۔
چوہدری محمد صدیق ایم۔ اے انچارج خلافت لائبریری ربوہ

احمدیت نے پہلی دفعہ اہل افریقہ کے دلوں میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا پیار پیدا کیا ہے

اگر احمدیوں نے امریکن بننا ہے تو پھر وہاں کا گند بھی ساتھ آئے گا۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے دی گئی ضیافت میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

(آخری قسط)

حضور نے فرمایا کہ وہاں پاکستانی احمدیوں کی حالت دیکھ کر مجھے غصہ آیا اس پر میں نے انہیں جھاڑا اور کہا کہ یہ کیا تماشہ ہے کہ تم خدا کو اور قرآن کو بھی بھولتے جا رہے ہو۔ یا تو تم ہر وقت صاف رہنے والے تھے۔ اور یا اب تمہاری یہ گندی حالت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میری یہ باتیں سنکر وہ مرد روئے بھی تو بہ۔ میں نے امریکن احمدیوں کو کہا کہ میں تمہاری تعریف کر رہا ہوں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اسی پر قناعت کر لو تمہیں اپنا معیار اور بڑھانا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سے پیار کا تعلق تو ایسا ہے جس میں کبھی کوئی کمی نہیں ہوتی۔

حضور نے فرمایا کہ افریقہ میں جو افریقن ہیں وہ اتنے صاف ستھرے ہیں کہ میں نے کسی جگہ ایسا پانی نہیں دیکھا جہاں پر افریقن عورتیں کپڑے نہ دھو رہی ہوں۔ وہ بڑی محنت سے صاف ستھرے رہتے ہیں ان کی شکلیں گو کالی ہیں لیکن دل ایمان کے نور سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان کے اندر احمدیت کا پیار ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے پہلی دفعہ ان لوگوں کے دلوں میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت گاڑی ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا پیار پیدا کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہاں کے بڑے بڑے مفکرین نے تسلیم کیا ہے کہ افریقہ میں خدا تعالیٰ کا جلال محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور پیار اور اسلام کی فضیلت کا پرچار سب سے پہلے احمدی مبلغین نے کیا۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا بدل رہی ہے۔ انقلاب عظیم بپا ہو رہا ہے یہاں پر بھی بڑے مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔ لیکن ایک بھی احمدی گھرانا کیوں کمزور ہو؟

حضور نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ اس دنیا سے پیچھے جائیں گے۔ تو ان کو اس گند کو بھی دیکھنا پڑے گا جو اس دنیا میں موجود ہے پھر یہ بھی ہو گا کہ شادی بعد میں ہو گی اور بچے پہلے پیدا ہو جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر امریکن بننا ہے تو پھر امریکنوں کی گندگی بھی آئے گی۔

حضور نے فرمایا کہ وہ امریکن جو احمدی ہو گئے ہیں۔ ان کو اس گند سے نکلنے کا

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق نہایت خوشکن تازہ اطلاع

ٹیسٹ سے پتہ چلا ہے کہ بفضلہ تعالیٰ گردہ کی انفکشن ختم ہو گئی ہے

ربوہ ۱۳ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو یہ خوشکن خبر سنائی کہ حضور کی قریباً پون سالہ بیماری اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دور ہو گئی ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو دوائیاں حضور گردے کی تکلیف رفع کرنے کے لئے استعمال فرما رہے ہیں۔ ان کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اثر ہوا ہے۔ کہ انفکشن ختم ہو گئی ہے۔ تین دن قبل لاہور سے جو ٹیسٹ کروایا گیا تھا اس کا نتیجہ یہ بتاتا ہے کہ کوئی بھی انفکشن باقی نہیں رہی۔

حضور نے فرمایا کہ اس کے باوجود جن ڈاکٹر صاحب سے علاج کروایا جا رہا ہے ان کا یہ کہنا ہے کہ چونکہ پہلے دوائیاں چھوڑنے سے بیماری عود کر آئی تھی اس لئے مزید ایک ہفتہ تک دوائی کی پوری خوراک اور پھر ایک ہفتہ تک نصف خوراک استعمال کی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔ اس لئے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بیماری کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دے۔ اور اللہ تعالیٰ تمام ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

جملہ ناظمین و معاونین جلسہ سالانہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر ۲۲ دسمبر ۱۹۸۰ء بروز سوموار بوقت ۳ بجے شام احاطہ دفتر جلسہ سالانہ میں تشریف لے آئیں انشاء اللہ تعالیٰ انتظامات جلسہ کا معائنہ ہو گا۔
(نگران جامع جلسہ سالانہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۴ بابت ۲۲ تا ۲۸ جولائی ۱۹۸۰ء (قسط اول)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا کوپن ہیگن میں ورود مسعود اور پرتپاک استقبال

استقبالیہ تقریب میں مہمانان کرام کے سوالوں کے نہایت مدلل اور برجستہ جوابات

احباب جماعت سے پُرمعارف خطاب اور ذمہ داریوں کی ادائیگی سے متعلق بیش بہا نصائح

حضور نے مسجد نصرت جہاں میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کا چوبیس روزہ تبلیغی و تربیتی دورہ مکمل فرمانے کے بعد ۲۲ جولائی ۱۹۸۰ء کی شام کو ہمبرگ (مغربی جرمنی) سے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن تشریف لے گئے اور وہاں ۲۸ جولائی کی صبح تک قیام فرمایا۔ یہ چھ روز ڈنمارک کے نومسلم احمدی احباب اور وہاں مقیم دیگر احمدی احباب کے لئے عید سے کم نہ تھے۔ وہ ان ایام میں زیادہ سے زیادہ حضور کی خدمت میں حاضر رہ کر انفرادی و اجتماعی ملاقاتوں اور استقبالیہ تقاریب میں حضور ایدہ اللہ کے پُرمعارف ارشادات سے مستفیض ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے اس فضل پر سجدات شکر بجا لائے۔ یہ ان کی خوش بختی تھی کہ حضور نے ہمبرگ اور زیورک کی نسبت کوپن ہیگن میں کچھ دن زیادہ قیام فرما کر بروقت ادا کی جانیوالی پنجگانہ نمازوں کے علاوہ ۲۵ جولائی کو مسجد نصرت جہاں میں نماز جمعہ بھی پڑھائی اور ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ الغرض متعدد خطابات میں حضور نے خدائی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت سے احباب کو ان کا مقام یاد دلایا اور بہت احسن پیرائے میں انہیں ان کی عظیم ذمہ داریوں سے آگاہ کر کے ان کی کما حقہ ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ حضور کے کوپن ہیگن میں قیام کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ کا ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

۲۲ جولائی ۱۹۸۰ء

ہمبرگ سے روانگی اور کوپن ہیگن میں ورود مسعود

۲۲ جولائی کی صبح کو حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے مع اہل قافلہ ہمبرگ سے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن روانہ ہونا تھا۔ چنانچہ احباب جماعت حضور کو الوداع کہنے کی غرض سے اس روز صبح ہی سے احمدیہ مشن ہاؤس اور اس سے ملحق مسجد فضل عمر پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ جب دس بجے صبح تک اکثر احباب آ گئے تو حضور نے مشن ہاؤس سے مسجد فضل عمر میں تشریف لا کر اجتماعی دعا کروائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے اور بیس منٹ کے بعد پھر واپس تشریف لا کر جملہ حاضر احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور کوپن ہیگن جانے کے لئے مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا موٹر کار میں سوار ہوئے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو رخصت کرنے کی غرض سے لجنہ اماء اللہ ہمبرگ کی عہدیداران اور ممبرات کثیر تعداد میں آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے مشن ہاؤس کے اندر حضرت سیدہ سے الوداعی ملاقات کی اور آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ بہت مخلصانہ طور پر الوداع کہا۔ حضور مع اہل قافلہ ساڑھے دس بجے صبح تین موٹر کاروں میں مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے۔ چوتھی کار میں مبلغ ہمبرگ مکرم لئیق احمد منیر صاحب بعض مقامی احباب کی معیت میں مشایعت کی غرض سے علیحدہ کار میں پُٹ گارڈن تک جانے کے لئے ساتھ ہی روانہ ہوئے۔

حضور نے ہمبرگ سے جرمنی کی شمالی مشرقی بندرگاہ پُٹ گارڈن پہنچ کر اور وہاں سے فیری میں سوار ہو کر اور بیس میل چوڑی سمندری پٹی عبور کر کے ڈنمارک کی بندرگاہ روڈبی جانا تھا اور پھر وہاں سے موٹر کاروں کے ذریعہ ڈنمارک کے جزیرہ در جزیرہ (جو پلوں کے ذریعہ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں) سفر کرتے ہوئے کوپن ہیگن پہنچنا تھا۔ حضور بارہ بج کر چالیس منٹ پر پُٹ گارڈن پہنچے۔ وہاں ایک ہوٹل میں چائے نوش فرمانے کے بعد موٹر کاروں سمیت ڈیڑھ بجے فیری میں سوار ہو کر ایک گھنٹہ بعد ٹھیک اڑھائی بجے بعد دوپہر ڈنمارک کی بندرگاہ روڈبی پر اُترے اور پھر وہاں سے موٹر کاروں میں سفر جاری رکھتے ہوئے کوپن ہیگن کی جانب روانہ ہوئے۔ راستہ میں جگہ جگہ مسافروں کے ٹھہرنے کیلئے جگہیں بنی ہوئی ہیں۔ جہاں وہ زمین میں گڑی ہوئی میزوں کے گرد بنچوں پر بیٹھ کر سستا سکتے اور اپنے ساتھ لایا ہوا کھانا کھا سکتے ہیں۔ سڑک سے ذرا ہٹ کر درختوں کی اوٹ میں بنی ہوئی ایسی ہی ایک سنسان جگہ پر ٹھہر کر حضور ایدہ اللہ نے چار بجے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد کوپن ہیگن کی جانب سفر جاری رکھا۔ پانچ بجے شام اُڈبی (ODBY) کے مقام پر سڑک کے کنارے ۱۸۹۸ء کے ایک قدیمی ہوٹل میں سہ پہر کی چائے نوش فرمائی۔ یہاں سے روانہ ہوئے ہی تھے کہ مبلغ ڈنمارک سید میر مسعود احمد صاحب کوپن ہیگن کے بعض مقامی احباب کے ہمراہ ایک موٹر کار میں روڈبی سے واپس آتے ہوئے قافلہ میں آ شامل ہوئے۔ وہ حضور کو خوش آمدید کہنے کیلئے کوپن ہیگن سے روڈبی پہنچے تھے لیکن چونکہ حضور روڈبی مقررہ وقت سے ایک گھنٹہ پہلے پہنچ گئے تھے اس لئے وہ وہاں حضور کا استقبال نہ کر سکے اور روڈبی سے واپس آ کر کوپن ہیگن پہنچنے سے پہلے پہلے حضور کے قافلہ میں آ شامل ہوئے۔ شام سے پہلے پہلے حضور کوپن ہیگن میں وارد فرما ہوئے اور سیدھے مسجد نصرت جہاں پہنچے اور مسجد سے ملحق مشن ہاؤس میں قیام فرمایا۔ وہاں بہت سے مقامی احباب حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں پہلے ہی سے چشم براہ تھے۔ انہوں نے اسلامی نعرے بلند کر کے حضور کا پُرتپاک استقبال کیا۔ حضور نے جملہ احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے جانے سے قبل ان سے کچھ دیر باتیں کیں۔

۲۳ جولائی ۱۹۸۰ء

استقبالیہ تقریب میں سوالوں کے جواب

۲۳ جولائی کی شام کو جماعت احمدیہ کوپن ہیگن کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں مسجد نصرت جہاں میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں ڈنمارک کے نومسلم احمدی اور دیگر احباب کے علاوہ کوپن ہیگن کے زیر تبلیغ دوستوں کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ جب جملہ مہمانان کرام اپنی اپنی نشستوں پر آ بیٹھے تو حضور ساڑھے سات بجے شام تشریف لا کر صدر جگہ پر رونق افروز ہوئے۔

کوپن ہیگن میں مقیم ڈنمارک کے ایک نومسلم احمدی بھائی مکرم الحاج نوح ہانسن صاحب نے تلاوت قرآن مجید کے بعد ڈینش زبان میں تعارفی تقریر کی اور پھر خود ہی اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ انہوں نے حضور کا تعارف کرانے اور دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور نوع انسانی کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں حضور کے عظیم الشان کارناموں اور خدمات کا ذکر کرنے کے علاوہ حضور کے حالیہ دورہ کے مقصد پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ حضور اپنے اس دورہ میں ناروے کی سب سے پہلی مسجد اور مشن ہاؤس کا افتتاح فرمائیں گے۔ نیز افریقہ میں جماعت احمدیہ نے جو درجنوں ہسپتال اور سیکنڈری سکول قائم کئے ہیں ان کا معائنہ فرمانے کے علاوہ متعدد نئی مساجد کا بھی افتتاح کریں گے اور وہاں کے لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچائیں گے۔

(باقی)

احباب جماعت احمدیہ سے گذارش

کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص اور اموال میں برکت دے۔

ناظر بیت المال آمد (ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید حقیقی ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم ساہیوال)

ہمارے پیارے آقا و امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چودھویں صدی ہجری کے الوداع اور پندرھویں صدی ہجری کے استقبال کے لئے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کا کثرت سے ورد دھیمی آواز سے کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ پندرھویں صدی ہجری میں توحید اور اسلام کو کامل طور پر عالمگیر غلبہ عطا فرمائے ۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور انور کو حالیہ سفر یورپ میں ایک عظیم الشان ایمان افروز کشف دکھایا گیا ۔ فرمایا :-

"میں رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کا ورد کر رہا تھا ۔ میں نے دیکھا کہ ساری کائنات میرے ساتھ حمد کر رہی ہے اور حمد باری کی موجیں (سبزی مائل) لہر در لہر آگے سے آگے بڑھتی جا رہی ہیں ۔ اس حمد کی آواز میرے کان سن رہے تھے اور میری روحانی آنکھیں یہ منظر دیکھ رہی تھیں ۔ ایک عجیب کیفیت کا عالم طاری تھا میں نے اس کی یہ تعبیر سمجھی ہے کہ توحید باری کے قیام کا وقت آگیا ہے دہریت اشتراکیت اور شرک اور خدا سے دوری کے تمام طریقے ختم ہو جائیں گے اور یہ سلسلہ ایک صدی کے اندر اندر قائم ہو جائے گا

(الفضل ۹ نومبر ۱۹۸۰ء)

اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کثرت سے کرنے کے سلسلہ میں فرمایا :-

"چودھویں صدی کو الوداع کہنے اور پندرھویں صدی کا استقبال کرنے کے لئے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کا ورد کثرت سے کریں یہ ورد اتنی کثرت سے کریں کہ کائنات کی فضا اس ترانہ سے معمور ہو جائے دن رات اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یہ کلمہ دہرائیں نہ تو بلند آواز میں اور نہ بالکل خاموشی سے بلکہ ہلکی ہلکی آواز میں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

دہراتے رہیں ۔"

(الفضل ۹ نومبر ۱۹۸۰ء)

ہمارے مذہب اسلام کا لب لباب اور خلاصہ ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں ۔ کوئی مطلوب نہیں کوئی مقصود نہیں ۔ ہمارا وہی خدا معبود و مطلوب و مقصود ہے جس کی خبر اور تعلیم ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے

لَآ اِلٰہَ

کہنے سے ہر قسم کے جلی اور خفی شرک کی نفی ہو جاتی ہے اور ہر قسم کے بت پاش پاش ہو جاتے ہیں ۔ لَآ اِلٰہَ کہنے سے انسان کی اپنی ذات کا بت ، اپنے نفس کا بت ، علم کا بت ، نیکی تقویٰ کا بت ، حسن و جمال کا بت ، اکثریت اور جماعت کا بت ، بیوی اولاد اور عزت کا بت نفسانی خواہشات کا بت اپنے ہر قسم کے جذبات کا بت ، زمین و مکان کا بت ، مال و دولت اور امارت کا بت ، عمر صحت و قوت کا بت ، اپنی شان و شوکت و جاہت و رتبہ کا بت ختم ہو جاتا ہے اور انسان جب اپنے آپکو فنا اور لاشئ محض سمجھتا ہے تو پھر توحید باری کا سبق ملتا ہے کہ مولا بس ۔ باقی ہوس ۔

اِلَّا اللّٰہُ سے خالی جگہ کو پر کیا گیا ہے ۔ کیونکہ جس برتن میں کچھ نہیں خالی ہے وہ پر کیا جاتا ہے جس جگہ کوئی چیز نہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی پاک ذات جلوہ افروز ہوتی ہے ۔ غیر اللہ کی ناقص نفسانی خواہشات اور نفسانی بتوں کے بارہ میں سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں ؎

ہر چہ غیر خدا بخاطر تست
آں بت تست اے بایماں سست
پر حذر باش زیں بتانِ نہاں
دامنِ دل زدست شاں برہاں

کہ ہر وہ چیز جو خدا تعالیٰ کے سوا اور خدا تعالیٰ کے مقابل پر تیرے دل میں پائی جاتی ہے وہ تیرا بت ہے ۔ اسے ایمان کے لحاظ سے سستی دکھانے والے ان مخفی اور پوشیدہ بتوں سے ڈر اور ہوشیار ہو جا اور اپنے دامنِ دل کو ان سے محفوظ کر لے ۔

اِلَّا اللّٰہُ

ہمیں یہ سبق دیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے محبت پیار نہ ہو صرف ایک حقیقی محبوب خدا سے محبت ہو وہی ہمارا مطلوب و مقصود ہو اسی پر کامل ایمان توکل اور بھروسہ ہو جو ربّ العالمین رحمٰن رحیم مالک یوم الدین اور خالق السمٰوٰت و الارض ہے ۔ جو ماں سے بڑھ کر اپنے بندوں سے محبت پیار کرنے والی ذات مبارک ہے ۔ ایک مومن کو ماں باپ بیوی بچوں ، عزت ، مال و دولت مکان وطن اور دیگر دنیاوی چیزوں سے محبت اس لئے ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان سے محبت کرو مگر خدا کی محبت ان سب پر غالب رہتی ہے ۔ خدا کی رضا کی خاطر ان کو قربان کر دیتا ہے ۔ سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ توحید حقیقی کے بارہ میں فرماتے ہیں :-

"حقیقی توحید یہ ہے کہ خدا کی ہستی کو مان کر اس کی وحدانیت کو قبول کر کے پھر اس کامل اور محسن خدا کی اطاعت اور رضا جوئی میں مشغول ہونا اور اس کی محبت میں کھوئے جانا ۔۔۔۔۔۔

توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں ۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر ایسا بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہیئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہیئے ۔ ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے ۔ بت صرف وہی نہیں ہیں ۔ جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بت ہے ۔۔۔۔۔

یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر و فریب کو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا کوئی رازق نہ ماننا کوئی معز اور مذل خیال نہ کرنا کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا ۔ اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا اپنا تذلل اسی سے خاص کرنا ۔ اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا ۔ اپنا خوف اسی سے خاص کرنا ۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی ۔ اول ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا ۔ دوم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذات باری کسی میں قرار نہ دینا اور جو بظاہر ربّ الانواع یا فیض رسان نظر آتے ہیں ۔ یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا ۔ تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعارِ عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گرداننا اور اسی میں کھوئے جانا۔ سو اس توحید کو جو تینوں شعبوں پر مشتمل اور اصل مدارِ نجات ہے ....

جب تک توحید کی زندہ روح انسان کے دل میں قائم نہ ہو تب تک نجات نہیں ہو سکتی ......

"واضح ہو کہ قرآن کی تعلیم کا اصل مقصد یہی ہے کہ خدا جیسا کہ واحد لاشریک ہے ایسا ہی اپنی محبت کے رُو سے بھی اس کو واحد لاشریک ٹھہراؤ جیسا کہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جو ہر وقت مسلمانوں کو وردِ زبان رہتا ہے اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ اِلٰہ وِلَاہ سے مشتق ہے اور اس کے معنی ہیں ایسا محبوب اور معشوق جس کی پرستش کی جائے۔ یہ کلمہ نہ توریت نے سکھلایا اور نہ انجیل نے صرف قرآن نے سکھلایا اور یہ کلمہ اسلام سے ایسا تعلق رکھتا ہے کہ گویا اسلام کا تمغہ ہے۔ یہی کلمہ پانچ وقت مساجد کے میناروں میں بلند آواز سے کہا جاتا ہے جس سے عیسائی اور ہندو سب چڑتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو محبت کے ساتھ یاد کرنا ان کے نزدیک گناہ ہے۔ یہ اسلام ہی کا خاصہ ہے کہ صبح ہوتے ہی اسلامی مؤذن بلند آواز سے کہتا ہے کہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی ہمارا پیارا اور محبوب اور معبود بجز اللہ کے نہیں

پھر دوپہر کے بعد یہی آواز اسلامی مساجد سے آتی ہے۔ پھر عصر کو بھی یہی آواز، پھر مغرب کو بھی یہی آواز اور پھر عشاء کو بھی یہی آواز گونجتی ہوئی آسمانوں کی طرف چڑھ جاتی ہے کیا دنیا میں کسی اور مذہب میں بھی یہ نظارہ دکھائی دیتا ہے؟ !!...

ایسا ہی خدا کی محبت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔

یعنی ایمان دار وہ ہیں جو سب سے زیادہ خدا سے محبت رکھتے ہیں۔

پھر ایک جگہ فرماتا ہے:۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ
اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ
ذِكْرًا۔

یعنی خدا کو ایسا یاد کرو جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے تھے۔ بلکہ اس سے زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو

اور پھر ایک جگہ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ
وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ
وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

یعنی ان کو جو تیری پیروی کرنا چاہتے ہیں یہ کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا زندہ رہنا سب اللہ تعالیٰ کیلئے ہے یعنی جو میری پیروی کرنا چاہتا ہے وہ بھی اس قربانی کو ادا کرے۔

اور پھر ایک جگہ فرمایا کہ اگر تم اپنی جانوں اور اپنے دوستوں اور اپنے باغوں اور اپنی تجارتوں کو خدا اور اس کے رسول سے زیادہ پیاری چیزیں جانتے ہو۔ تو الگ ہو جاؤ جب تک خدا تعالیٰ فیصلہ کرے اور ایسا ہی ایک جگہ فرمایا:۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ
عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا
وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا
اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا
نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً
وَّلَا شُكُوْرًا۔

یعنی مومن وہ ہیں جو خدا کی محبت سے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں کہ ہم محض خدا کی محبت اور اسی کے منہ کے لئے تمہیں دیتے ہیں ہم تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتے اور نہ شکرگزاری چاہتے ہیں۔

غرض قرآن شریف ایسی آیتوں سے بھرا پڑا ہے جہاں لکھا ہے کہ اپنے قول اور فعل کے رُو سے خدا کی محبت دکھلاؤ اور سب سے زیادہ خدا سے محبت کرو۔

قرآن نے اس جگہ (انسان کے انسان کے ساتھ) بجائے محبت کے رحم اور ہمدردی کا لفظ لیا ہے۔ کیونکہ محبت کا انتہا عبادت ہے۔ اسلئے محبت کا لفظ حقیقی طور پر خدا سے خاص ہے اور نوع انسان کے لئے بجائے محبت کے خدا کے کلام میں رحم اور احسان کا لفظ آیا ہے۔ کیونکہ کمالِ محبت پرستش کو چاہتا ہے اور کمالِ رحم ہمدردی کو چاہتا ہے۔ اس فرق کو غیر قوموں نے نہیں سمجھا اور خدا کا حق غیروں کو دیا۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب)

فرمایا:۔

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں۔ اور سچائی اور یقین کے جواہرات ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں۔"

(اربعین نمبر ۱ صفحہ ۲، ۳)

فرمایا:۔

"پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمالِ تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں۔ تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اس کے کل تعلقات پر (یعنی نفس کے کل تعلقات پر ناقل) اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔

رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا سر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا۔ جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا رکھا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو۔ (صفحہ ۱۰، ۱۱)

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد اسماعیل صاحب ذبیح مرحوم کی یاد میں

(مکرم سید سجاد احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ)

بھرتانوالہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب ذبیح مولوی فاضل مورخہ ۲۲ر نومبر ۱۹۸۰ء کو بعمر ۶۹ سال ربوہ میں انتقال کر گئے۔

وہ وولن ملز بنوں کی ملازمت سے سبکدوش ہونے پر ستمبر ۱۹۸۰ء میں ربوہ میں رہائش پذیر ہونے کے ارادہ سے مع اہل و عیال آئے۔ لیکن زندگی نے وفا نہ کی اور ایک مختصر سی بیماری کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

مولوی صاحب مرحوم ہمہ صفت موصوف تھے۔ عالم باعمل۔ جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر اور اخلاص سے حصہ لینے والے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خاندان سے مخلصانہ روابط رکھنے والے۔ اور خلافت کے ساتھ دلی تعلق رکھنے والے احمدی تھے۔ بچپن میں جبکہ ان کی عمر ۱۲-۱۳ سال تھی اپنے گاؤں بھرتانوالہ میں احمدیت کا علم ہوا اور تیسری کے طالب علم ہونے کے باوجود تحقیق حق کا شوق بڑوں جیسا تھا۔ بعض احمدی بزرگان سے ملتے رہے۔ اور الفضل اور دیگر کتب سلسلہ کا مطالعہ کرتے رہے۔ اور اس طرح احمدیت دل میں گھر کر گئی۔ اور اسی سال یعنی ۱۹۲۴ء کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لیے اپنے چچا ملک محمد الدین صاحب کی ہمراہی میں سوئے قادیان رخت سفر باندھا اور بٹالہ اترے۔ ان دنوں ریل بٹالہ تک جاتی تھی۔

بٹالہ سے آگے کا سفر عام طور پر یکوں یا گڈوں وغیرہ پر ہوتا تھا۔ ایک آدھ لاری اگر مل جاتی تو اسے خوش قسمتی سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ مولوی صاحب مرحوم نے بتایا کہ جب ہم بٹالہ سٹیشن پر اترے تو رات کا وقت تھا۔ چند دوست لالٹین لیے بلند آواز سے پکار رہے تھے کہ قادیان جانے والے دوست ادھر آجائیں۔ بٹالہ میں ان دنوں دو تین سرائے کرایہ پر مہمانوں کی شب بسری کے لیے لگی ہوتی تھیں۔ جن کے کمروں میں پرالی کسیر بچھی ہوتی تھی۔ مہمان وہاں رات بسر کرتے اور صبح سویرے اگر لاری میسر آجاتی تو لاری میں ورنہ دوست گڈوں پر اپنا بستر [illegible] سامان رکھتے اور خود پیدل ہی سفر کیا کرتے تھے۔ قادیان اور بٹالہ کے راستہ میں بٹالہ سے چند میل دور وائی وال کا مشہور تکیہ تھا۔ جہاں مہمانوں کا پڑاؤ ہوتا۔ اس جگہ بھی احمدی دوست موجود ہوتے۔ جو مسافروں کو سہولت پہنچاتے آگ کا الاؤ روشن ہوتا اور آنیوالے دسمبر کی سردی میں اپنے جسموں کو گرم کر سکتے ذرا سستاتے اور پھر سفر شروع کر دیتے۔ جو احباب چل نہ سکتے یا بیمار ہوتے ان کے لیے سواری اور دیگر سہولتوں کا انتظام کر دیا جاتا۔ اسی قسم کا دوسرا پڑاؤ قادیان کے نزدیک ہائی نہر پر ہوتا۔ یہاں بھی الاؤ روشن ہوتا اور مہمانانِ کرام آرام پاتے اور اس طرح یہ مبارک سفر اپنی منزل پر ختم ہو جاتا۔

یہ آج سے نصف صدی سے پہلے کی بات ہے۔ جبکہ موجودہ دور کی سہولتیں میسر نہ تھیں۔ اور جماعت احمدیہ منزل بمنزل آگے بڑھ رہی تھی۔

۱۹۲۴ء کا جلسہ سالانہ اس سال پہلی دفعہ کھلے میدان میں ہوا تھا۔ اور پنڈال کے ارد گرد گیلریاں بنائی گئی تھیں۔ اس سے قبل جلسہ سالانہ مسجد نور میں منعقد ہوا کرتا تھا۔ اس جلسہ سالانہ کے موقع پر مولوی صاحب مرحوم حضرت المصلح موعود کی بیعت سے مشرف ہو کر احمدیت میں داخل ہو گئے۔ ان دنوں بیعت مسجد مبارک سے ملحق گول کمرہ میں ہوتی تھی۔ مولوی صاحب نے بتایا کہ وہاں بیعت کرنیوالوں کی بھیڑ لگی تھی میں بچہ تھا لیکن شوق فراواں تھا۔ بھیڑ میں سے راستہ نکالتا ہوا حضور تک پہنچ گیا اور بیعت کی سعادت حاصل کر لی۔ میرے چچا ملک محمد الدین صاحب نے میرے بعد بیعت کی اور اس طرح مولوی صاحب مرحوم اپنے گاؤں کے پہلے احمدی تھے۔ بعد میں متعدد اصحاب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور وہاں احمدیت کا اثر و نفوذ بڑھتا چلا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک

اپنے گاؤں بھرتانوالہ سے چھٹی جماعت کے بعد مولوی صاحب مرحوم حصول علم کیلئے قادیان آگئے۔ اور ۱۹۳۵ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور اپنی خدمات سلسلہ کیلئے پیش کر دیں۔

انہی دنوں بکھیریاں ضلع ہوشیارپور میں تحریک جدید نے اپنا سنٹر قائم کیا تھا مولوی صاحب اس سنٹر میں تعینات ہو گئے اور گرد کے حلقہ جات میں دیگر مبلغین کام کرتے تھے سنٹر میں بہت سے احمدی مخلصین آتے جاتے رہتے تھے۔ مکرم جنرل عبدالعلی صاحب اور مکرم جنرل اختر صاحب ملک مرحوم کے والد محترم ملک غلام نبی صاحب اے ڈی آئی آف سکولز۔ حضرت چوہدری چھجو خان صاحب۔ حضرت ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب۔ چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری والے اور حضرت حاجی غلام احمد صاحب کریام والے جیسے بزرگان کی صحبت سے مرحوم مستفیض ہوئے۔ اس زمانے میں اثنا عشری جماعت کے ساتھ ایک مشہور مناظرہ حضرت مولوی ابوالعطا صاحب کا ہوا تھا۔ جو بعد میں مناظرہ ممت پور کے نام سے شائع ہوا۔ اس مناظرہ کی نگرانی کے فرائض مولوی صاحب نے ادا کیے بعد میں حضرت مصلح موعود نے مولوی صاحب کو تجارت کے سلسلہ میں سندھ بھجوایا۔ کچھ عرصہ وہاں خدمات سرانجام دینے کے بعد مرکز کی اجازت سے فوج میں چلے گئے۔ اور بنگال۔ آسام اور برما میں ملکی خدمات بجا لاتے رہے۔ تاآنکہ پاکستان معرض وجود میں آیا اور آپ کو سرگودھا متعین کیا گیا۔ اس دوران آپ اپنے اہل اور متعلقین کو لینے کیلئے قادیان گئے اور ملٹری میں ہونے کی وجہ سے خدمات کا موقعہ ملا۔

۱۹۵۶ء میں فوج سے سبکدوش ہوئے اور بنوں وولن ملز میں بطور اسسٹنٹ ویلفیئر آفیسر ۱۹۸۰ء تک کام کرتے رہے۔ اس عرصہ میں بھی جماعتی خدمات سرانجام دیں۔ ستمبر ۱۹۸۰ء میں ملازمت سے سبکدوش ہو کر ربوہ رہائش پذیر ہوئے۔

ہماری جماعت کے ایک مخلص احمدی مکرم عبدالستار خان صاحب تھے جو کابل سے قادیان آگئے تھے۔ اور جماعت میں بزرگ صاحب کے نام سے معروف ہیں ان کے ایک بھتیجے مکرم عبداللہ خان صاحب افغان صحابی نہایت مخلص احمدی اور خادم سلسلہ تھے ان کی بیٹی حبیبہ خانم صاحبہ مولوی صاحب کے نکاح میں آئیں اور یہ شادی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ایماء پر ہوئی۔ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم نے مولوی صاحب مرحوم کا رشتہ حضرت بیگم صاحبہ کو بتایا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا ہی بابرکت ثابت ہوا ان سے مولوی صاحب کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ مولوی صاحب مرحوم کے آخری ایام ربوہ میں گذرے دارالبرکات میں جامعہ کے سامنے رہائش تھی خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر ۹ر نومبر کو اپنے مکان کے سامنے کرسی پر بیٹھے تھے دل کے دورے اعصابی کمزوری اور کولہے کی ہڈی ایک حادثہ میں ٹوٹ جانے کی وجہ سے کمزور اور نحیف تھے ملنے پر بڑی دیر تک جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے رہے اور کہنے لگے اب کمزور ہوں اجتماع میں شامل نہیں ہو سکتا یہاں بیٹھ گیا ہوں کہ حضور کی ایک جھلک دیکھ سکوں اور دیر تک دعائیں کرتے رہے۔ میری اہلیہ (مریم سلطانہ جو ہمشیرہ حبیبہ کی پھوپھی زاد بہن ہیں) کو وفات سے ایک دو روز قبل کہنے لگے کہ اب بوڑھا ہو گیا ہوں چل چلاؤ کا دور ہے اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے۔ اپنے بیٹے عباس کیلئے جو جرمنی سے آنے والا تھا مضطرب تھے وہ وفات کے بعد آیا۔

۲۲ر نومبر کو دل کا عارضہ ہوا فوری طور پر ایمبولینس کے ذریعہ فضل عمر ہسپتال پہنچایا گیا لیکن دورہ شدید تھا۔ باوجود سعی بسیار جانبر نہ ہو سکے۔

پرانے موصی تھے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے اور سے

آخر گلِ اپنی صرفِ درِ میکدہ ہوئی
پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

اللہ تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کا ہر آن حافظ و ناصر ہو آمین

قائدین خدام الاحمدیہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں ضرور پہنچا دیا کریں

(معتمد)

قائدین مجالس و ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

چونکہ وقف جدید کا سال ختم ہونے میں تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں اس لیے اپنی کوششوں کو تیز تر فرمادیں۔

تاکہ آپ کی مجلس کے چندہ وقف جدید "دفتر اطفال" کی سو فیصد وصولی ہو جائے

خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپکی کوششوں میں برکت پیدا کرے۔ آمین۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ جانتے ہیں؟

اول :- جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپکی خدمت کیلئے دفتر معلومات دن رات کھلا رہتا ہے

دوم :- جلسہ سالانہ پر قریباً دو لاکھ مہمان آتے ہیں۔

☜ اس موقعہ پر بعض اوقات نادانستہ کئی چیزیں تبدیل ہو جاتی ہیں یا گم ہو جاتی ہیں نالیسے موقعہ پر جملہ احباب کو چاہیئے کہ

☜ اپنے بچوں کا خاص خیال رکھیں اور انہیں کبھی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں۔

☜ بچوں کی جیب میں نام - ولدیت اور پتہ لکھ کر ڈالے رکھیں۔

☜ اپنی قیمتی اشیاء - نقدی اور زیورات وغیرہ کی خود حفاظت کریں۔

☜ کوئی چھوٹی یا بڑی چیز گم ہو جائے یا کہیں سے ملے تو اوّلین فرصت میں دفتر معلومات میں اطلاع کریں۔

دفتر معلومات (نزد خلافت لائبریری) آپ کی خدمت کیلئے ۲۲ر دسمبر سے دن رات کھلا رہے گا۔

(ناظم معلومات ، گمشدہ اشیاء، فوری امداد)

لجنات توجہ فرمائیں

براہ مہربانی حلقہ خاص کی ٹکٹوں کی درخواستیں اپنی صدر لجنہ کی تصدیق سے بھجوائیں۔ کیونکہ حلقہ خاص کے ٹکٹ کے لیے بھی صدر کی تصدیق ضروری ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

بقیہ صد ۴ - توحید حقیقی

"دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا در حقیقت موجود ہے اگرچہ سب اس کی مخلوق ہیں لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کا چنتا ہے وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اسی کے پاس جاتا ہے جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے" (کشتی نوح صد ۱۳)

"کیا بدبخت ہے وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے - ہماری لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو خدا تمہارا ہی ہے - تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا۔" صد ۱۹ - ۲۰

"خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم پر تمہارا مددگار ہے تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں" (کشتی نوح صد ۲۰)

درخواستہائے دعا

۱- میری بیٹی عزیزہ قدسیہ رشید اپنے خاوند عزیزم عباس محمود فلائٹ آپریشن آفیسر پی آئی اے کے ہمراہ شادی کے بعد - نیویارک - کینیڈا لندن - پیرس اور مغربی جرمنی کے سفر پر گئی ہے تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کیلئے یہ سفر مبارک کرے اور تمام سفر میں حافظ و ناصر اور مددگار ہو - اور بخیریت واپس لائے۔ عزیزہ قدسیہ رشید شیخ مسعود احمد رشید مرحوم سپرنٹنڈنگ انجنیئر انہار کی پوتی اور الحاج خان صاحب شیخ محمد عبد اللہ مرحوم ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائرکٹر انڈسٹریز پنجاب کی نواسی ہے۔ (بیگم شیخ جمیل احمد رشید ریونیو آفیسر واپڈا ۱۸۷-۸-۱ گلبرگ III لاہور)

جلسہ سالانہ

کے سلسلہ میں احباب ربوہ کیلئے چند ضروری امور

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایّام قریب آ گئے ہیں اور ہر گھر میں اور ہر ادارے میں مہمانوں کے شایانِ شان استقبال کی تیاریاں اپنے آخری مراحل میں ہیں۔

اسی موقعہ پر خاکسار احباب ربوہ کو چند ضروری اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے۔

۱- آپ مہمانوں کی بھی خدمت بجالائیں جو آپکے گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور ان مہمانوں کی بھی خدمت کریں جو آپ کے گھر میں نہیں ٹھہرے مثلاً ان کو منزل مقصود تک پہنچانا - راستے سے ایذا دینے والی اشیاء اٹھانا۔

۲- جلسہ سالانہ کے انتظام کی طرف سے جن نوجوانوں اور بچوں کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے وہ اپنی ڈیوٹی پر ہمہ وقت حاضر رہیں۔ اور ہرگز غیر حاضر نہ ہوں۔ اور اگر کہیں جانا ہو تو اپنے افسر سے اجازت لیکر جائیں۔ احباب اس بارہ میں اپنے بچوں کو مسلسل تلقین کرتے رہیں۔ جلسہ سالانہ کا جو سامان آپکے سپرد ہو اس کو حفاظت سے رکھیں اور احتیاط سے استعمال کریں۔

۳- کسی قسم کا ضیاع نہ ہو حضرت امام جماعت احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں "تاکیدی ہدایت فرمائی ہوئی ہے کہ کھانے کا ایک لقمہ بھی ضائع نہ ہو۔ اس کا خاص خیال رکھیں۔ لنگر سے صرف اتنے مہمانوں کا کھانا حاصل کریں جتنے کی واقعی ضرورت ہے اگر ضرورت کے مطابق کھانا منگوانے کے بعد کھانا بچ جائے تو اسے فوراً" لنگر کو واپس کریں۔ اوّل تو روٹی کے ٹکڑے بچنے نہیں چاہئیں اگر بچ جائیں تو ان کو لنگر خانہ میں جمع کروا دیں۔

۴- گھر اور گھر کے ماحول کی روزانہ صفائی کریں - رات کو سونے سے پہلے اپنے گھر کے سامنے گلی میں جھاڑو دے لیں اور چھڑکاؤ کریں تا صفائی بھی ہو جائے اور گرد بھی دب جائے۔

۵- اپنے بچوں کی حفاظت کریں ان کے نام اور پتے کے کارڈ لکھ کر ان کی جیبوں میں ڈال دیں۔ اسی طرح آنیوالے مہمانوں کے بچوں کی حفاظت کریں۔ اور گھر میں ٹھہرنے والے مہمانوں کو تاکید کریں کہ بچوں کے نام ولدیت اور پورا پتہ لکھ کر ان کی جیبوں میں ڈال دیں۔

۶- حضور نے تحریک فرمائی ہوئی ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو ربوہ کا ہر گھر ۱۰۰ روٹی پکا کر جلسہ سالانہ کے انتظام کو دے گا۔ ربوہ کا ہر گھر اور خاص طور پر ہر گھر کی مستورات ضرورت پڑنے پر روٹی پکانے کیلئے تیار رہیں۔

۷- حضرت مصلح موعود کا یہ ارشاد ہر وقت پیش نظر رہے کہ :-

"ہمارا جلسہ شعائر اللہ ہے بلکہ ہر آنے والا شعائر اللہ ہے۔
وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝
کے مطابق جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی عظمت کرتا ہے وہ اپنے تقوٰی کا ثبوت دیتا ہے۔"

(افسر جلسہ سالانہ)

۲- خاکسار کے والد محترم عبد الرشید صاحب نے کمزوری نظر کے باعث بائیں آنکھ کا آپریشن کروایا ہے۔ آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کو جلد از جلد مکمل شفا یابی عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الوحید طاہر دار الرحمت شرقی الف ربوہ)

۳- خاکسار کے ماموں محترم مولوی محمد حسین صاحب خادم معلم وقف جدید انصار اور خدام الاحمدیہ کے اجتماعوں کے بعد بیمار ہو گئے ہیں علاج معالجہ کے باوجود مکمل صحت نہیں ہوئی احباب سے انکی کامل و عاجل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد المجید مبشر - خلیل آباد ضلع کوٹلی آزاد کشمیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۵۷۶:

میں سیٹھ منیر احمد ولد سیٹھ محبوب علی صاحب مرحوم قوم ۔ پیشہ کاروبار عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: منیر احمد ولد محبوب علی صاحب ۱۹/۳ بہادر آباد گلی ۱۱ کراچی ۵

گواہ شد: محمود احمد مبشر ولد صوفی محمد دین سیکرٹری مال حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی وصیت نمبر ۱۵۶۷

گواہ شد: فیاض احمد چوہدری وصیت نمبر ۲۰۸۲۳ صدر حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی۔

مسل نمبر ۲۴۵۷۷:

میں بشریٰ طلعت منیر زوجہ سیٹھ منیر احمد صاحب قوم پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہادر آباد ضلع کراچی ۵ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) حق مہر سکہ ۲۵۰۰۰ روپے بذمہ خاوند (۲) ۳ عدد ہار گلوبند وزنی ۱۵ تولہ مالیتی ۱۸۰۰۰/- روپے (۳) دو سیٹ بندے وزن ۳ تولہ ۳۶۰۰/- روپے۔ (۴) بارہ چوڑیاں ۱۲ تولہ مالیتی ۱۸۰۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ سو روپیہ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: بشریٰ طلعت زوجہ منیر احمد صاحب ۱۹/۳ بہادر آباد گلی ۱۱ کراچی ۵

گواہ شد: محمود احمد مبشر ولد صوفی محمد دین صاحب وصیت نمبر ۱۵۶۷ کراچی ۵ -

گواہ شد: منیر احمد ولد سیٹھ محبوب علی خاوند موصیہ بہادر آباد کراچی ۵۔

مسل نمبر ۲۴۵۷۸:

میں نعیم الرحمٰن درد ولد عبد الرحیم صاحب درد بی ۵ واپڈا کالونی سرگودھا قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۸/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: نعیم الرحمٰن درد ۴۹ میکلوڈ روڈ لاہور حال بی ۵ واپڈا کالونی سرگودھا۔

گواہ شد: بشیر احمد صاحب سنوری صدر جماعت احمدیہ سرگودھا وصیت نمبر ۲۰۱۴۱۔

گواہ شد: خادم حسین وڑائچ ناظم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا۔

ایجنٹ حضرات کیلئے ضروری اعلان

اس دفعہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں بھی اخبار الفضل شائع ہوتا رہے گا تاکہ جو احباب جلسہ سالانہ میں شامل نہ ہو سکیں انہیں جلسہ کی روئیداد سے اطلاع ہوتی رہے۔

الفضل کے جملہ ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ الفضل کی بروقت تقسیم کرتے رہیں جن ایجنٹ صاحبان نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے آنا ہو وہ اپنے شہر میں اخبار کی تقسیم کا انتظام کر کے آئیں امید ہے کہ جملہ ایجنٹ صاحبان اس بارے میں پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

روپیہ کو ہمیشہ گردش میں رکھیئے
ہمارے کسی بھی نفع بخش پراجیکٹ میں محفوظ سرمایہ کاری کیجئے
الحمرا اسٹیٹس فون نمبر ۳۸۲۲
۶۹۹ - اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
۷۶ - سی نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔ فون نمبر ۸۵۴۶۱۶

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بڑے بھائی نصرت الٰہی محمود احمد آف لندن کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر بخشے، اسلام و انسانیت کا حقیقی خادم بنائے اور والدین کیلئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔ نیز میں اپنے والدین و بہنوں بھائیوں کی صحت و تندرستی کیلئے بھی درخواست دعا کرتی ہوں۔

(امۃ الحفیظ رابعہ بیگم چوہدری محمد یوسف ربوہ)

اکسیر اپھارہ
شفتل اور برسیم کے اپھارہ کیلئے
فی پیکٹ -/۲ روپے فی درجن -/۱۸ روپے
گروس -/۲۱۰ روپے [illegible] علاوہ
حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ
فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

ھوالشافی
اٹھرا کی ہر قسم کا علاج اور دیگر تکالیف کے لئے
صدر دواخانہ آپ کا خادم ہے
صدر دواخانہ نزد ریلوے پھاٹک گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مختلف اضلاع کی جماعتوں کے ذمہ ان کی ضرورت کے مطابق جلسہ پر قیام کی غرض سے مہمان خانے تعمیر کرنے کے لئے رقوم لگائی گئی تھیں اور بہت سی جماعتوں نے اپنے ذمہ کی رقوم ادا کر دی ہیں۔ لیکن اضلاع

شیخوپورہ، ڈیرہ غازیخاں۔ ساہیوال۔ ملتان۔ اٹک۔ ہزارہ۔ لاڑکانہ

ابھی تک اس چندہ کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں۔ ان اضلاع کے عہدہ داران اور احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاطرخواہ توجہ دیں۔ اور اس کام میں بھی دوسرے اضلاع کے شانہ بشانہ چلنے کی کوشش کریں۔

بعض دوسرے اضلاع کے ذمہ بھی بقایا ہے جو تھوڑا ہے۔ ان کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے بقایا کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور جماعتیں مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی رقوم بخدمت افسر صاحب خزانہ ربوہ کے نام کھاتہ نمبر 6855 B.10/1.156 میں جمع کرنے کے لئے بھجوائیں ۔ (ناظر ضیافت)

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ بشارت بیگم بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ شیخ رحمت اللہ صاحب کی بڑی بہو تھیں۔ بہت نیکو کار اور مہمان نواز تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ معصوم بچے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور مرحومہ کو اپنی رحمت سے مغفرت فرمائے۔

شیخ ہدایت اللہ لنڈا بازار لاہور

درخواست دعا

میرے عزیز رانا محمد اسلم صاحب طاہر آجکل فرینکفورٹ میں مقیم ہیں۔ بیماری کے بعد ان کی آنکھوں پر اثر ہوا اور بینائی کم ہوگئی۔ اپریشن سے صرف وقتی طور پر فائدہ ہوا۔ احباب عزیز موصوف کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالواحد نائب ناظر

اصلاح و ارشاد

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

مشہور دواخانہ

گوجرانوالہ — ربوہ

اچھی صحت راز ہے زندگی کا

تریاق سلیمانی ۳، ۵، ۶، ۱۵		نور جام عشق ۶۰ گولیاں	-/۶۰
سرمہ حمید خورد -/۳ کلاں	-/۵	معجون فلاسفہ ۲۵۰ گرام	-/۲۲
حب اکسیر اطہر مکمل کورس	-/۳۰	معجون موصلی خاص ۲۵۰ گرام	-/۲۰
حب نور چشم و فضل کیپسول مکمل کورس	-/۴۰	معجون بیضہ مرغ ۲۵۰ گرام	-/۲۲
شانتی کیپسول ۶۰ کیپسول	-/۳۰	معجون مقوی دماغ جواہر والی ۲۵۰ گرام	-/۲۰
منسوپن کیپسول ۲۴ کیپسول	-/۱۲	سفوف مقوی دماغ	-/۲۰
منسوبہ بی ٹانک (ٹکیاں)	-/۵	حب فولاد جواہر والی ۶۰ گولیاں	-/۱۵
گولڈن بے بی ٹانک (شربت)	-/۵	حب مقوی اعصاب ۲۰ گولیاں	-/۱۵
ماء الحیات ۵۰۰ ملی لیٹر	-/۱۵	حب اکسیر البدن جواہر والی ۳۰ گولیاں	-/۱۵
حب مومیائی عنبری ۳۰ گولیاں	-/۱۵	دگروین ٹانک ۶۰ گولیاں	-/۶۰
حب ہمزاد ۲۰ گولیاں	-/۵	شوگرون ۶۰ گولیاں	-/۳۰
اکسیر مفاصل ۴۰ گولیاں	-/۱۰	موٹاپون ۳۰ گولیاں	-/۱۵

المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

بہت شدید احساس ہے۔ حضور نے ایک لڑکی کے خط کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ نوعمر کنواری لڑکی کا خط تھا اور اس کا انداز یوں تھا جیسے کوئی بزرگ چلہ کاٹ رہا ہو۔ اس لڑکی نے اپنے خط میں مسلسل یہی لکھا تھا کہ میں خدا کا پیار حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ میں خدا سے پیار کرتی ہوں۔

حضور نے اپنے خطاب کے دوران سپین کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ وہاں پر بھی عورتوں کی بڑی تعداد شامل تھی۔ اور یہ کہنا مشکل تھا کہ یہ لجنہ کا جلسہ ہے یا کوئی اور جلسہ ہے۔ وہاں کا پورا قصبہ بڑے شوق کے ساتھ اس میں شامل ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ مسجد انشاء اللہ آج کے دن اگلے سال مکمل ہو کر آباد ہو چکی ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ مسجد تو ہر گاؤں میں انشاء اللہ بن جائے گی۔ لیکن آپ پر بھی اس کی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس سے پہلے اپنے خطاب کے آغاز میں آیت قرآنی

وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام میں عورت اور مرد کے لئے ایک ہی لفظ الناس کا استعمال کیا گیا ہے۔ اور دونوں کو ایک درجہ دے کر ایک جیسے احکامات دیئے گئے ہیں۔ اس میں فرق صرف وہاں آتا ہے۔ جب ایسی بات بیان کرتی ہو جو عورتوں سے مخصوص ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام کے نزدیک کمائی کرنا مرد کا کام ہے۔ اور گھر سنبھالنا عورت کا کام۔ اس طرح اسلام عورت کی کمائی گھر میں استعمال کرنے سے منع کرتا ہے۔ سوائے اس کے کہ عورت اپنی خوشی سے کوئی چیز گھر کے استعمال میں لے آئے۔ حضور نے فرمایا کہ مغرب نے عورت کے حق پر ڈاکہ ڈالا ہوا ہے۔ اور اس پر کمائی کی ذمہ داری ڈالی ہوئی ہے۔

حضور نے اپنے دورہ کینیڈا کا ذکر کیا کہ وہاں کے ایک شہر مسز ساگا MISSIS SAGA کی خاتون میئر ایک ممبر پارلیمنٹ کے ہمراہ میرے پاس آئے اور کہا کہ کینیڈا اور امریکہ کے اسلامی ممالک سے جو اختلافات ہو گئے ہیں۔ ان کو دور کرنے کے لئے آپ کوشش کریں۔ اس پر میں نے انہیں کہا کہ یہ اختلافات آپس میں مشترک باتوں پر اتحاد کر کے دور ہو سکتے ہیں۔ اور یہ مشترک بات سب سے پہلے یہ ہونی چاہیئے کہ ایک خدا کی عبادت کی جائے۔ اور کسی اور کو اس کا شریک نہ بنایا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن اسی بات کی تعلیم دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سب سے بڑا فتنہ یہ ہے کہ انسان کو مذہب کے نام پر خدا کے برابر درجہ دے دیا گیا ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد فرمایا میں لجنہ اماء اللہ کا نعرہ تجویز کرتا ہوں اور وہ یہ ہے۔

"ایک سچے احمدی کی ماں زندہ باد"

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ حصہ میں احباب کرام کے ساتھ چائے نوش فرمائی۔

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے۔ اس کی اشاعت بڑھا کر اور اس میں اشتہار دے کر ادارہ سے تعاون کیجئے۔ (مینجر الفضل)

احباب پندرھویں صدی کے جلسہ سالانہ پر صاف ستھرے کپڑوں کے ساتھ شریک ہوں۔

اس سلسلہ میں

میسرز کوسموس ڈرائی کلینرز

چوک حسین آگاہی ملتان شہر نزد مسجد احمدیہ ملتان احباب جماعت کو ۲۵ فیصد خصوصی کمیشن پر ڈرائی کلیننگ کی پیشکش کرتے ہیں۔ جلسہ سالانہ سے قبل فائدہ اٹھائیے

فون نمبر ۲۰۸۷۲